رب کی عنایت سے سجے ایّام ہیں ذوالحجہ کے

(یومِ عَرَفہ، روزِ عید اور ایّامِ تشریق کی مناسبت سے)

۹ ذوالحجہ ۱۴۴۶ھ / 06 جون 2025ء

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

مجلس علماء نظامیہ پاکستان Join our channel
مجلس علماء نظامیہ پاکستان Follow our Account
Jamia Nizamia Rizvia Like our Page
Jamia Nizamia Rizvia Like our Page
You Tube Jamia Nizamia Rizvia Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

اِنَّ عِدَّۃَ الشُّہُوۡرِ عِنۡدَ اللّٰہِ اثۡنَا عَشَرَ شَہۡرًا فِیۡ کِتٰبِ اللّٰہِ یَوۡمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ مِنۡہَاۤ اَرۡبَعَۃٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِکَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ ۙ فَلَا تَظۡلِمُوۡا فِیۡہِنَّ اَنۡفُسَکُمۡ ۔۔۔[التوبۃ36:09]

ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے جسے چاہے عزّت و عظمت سے نواز دیتا ہے، پھر اُس شے کی تکریم و تعظیم اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا ذریعہ بن جاتی ہے اور اُس کی بے توقیری پر ربِّ ذوالجلال ناراض ہوتا ہے۔

انسانوں اور جانوروں... اوقات اور مقامات... اقوال اور اعمال... سبھی میں ایسی خاص چیزیں ہیں جن کو خالقِ کائنات نے اِعزاز عطا فرما کر اُن کے احترام کو ہمارے لیے رحمت و برکت حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔

یومِ عَرَفہ (آج 09 ذوالحجہ)، اِس کے بعد قربانی کا دن، پھر اُس کے بعد والے تین روز... جنھیں ایّامِ تشریق کہا جاتا ہے... سبھی کو احکم الحاکمین جَلَّ مَجْدُہٗ نے بہت عزّت و تکریم عطا فرمائی ہے، بلکہ ذوالحجہ کا پورا مہینہ ہی محترم و مبارک ہے۔

قرآنِ حکیم ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ عِدَّۃَ الشُّہُوۡرِ عِنۡدَ اللّٰہِ اثۡنَا عَشَرَ شَہۡرًا فِیۡ کِتٰبِ اللّٰہِ یَوۡمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ مِنۡہَاۤ اَرۡبَعَۃٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِکَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ ۙ فَلَا تَظۡلِمُوۡا فِیۡہِنَّ اَنۡفُسَکُمۡ ۔۔۔ ”بے شک اللہ کے نزدیک کتابِ الٰہی میں مہینوں کی تعداد بارہ ماہ ہے جب سے اُس نے آسمان اور زمین بنائے، اِن میں سے چار مہینے (رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرّم) حُرمت (و تعظیم) والے ہیں، یہی دینِ مستقیم ہے، سو اِن مہینوں میں (گناہ کر کے) تم اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو!“[1] [التوبۃ36:09]

آیتِ کریمہ سے (دیگر تین مہینوں کے ساتھ ساتھ) پورے ماہِ ذوالحجہ کی تعظیم معلوم ہوتی ہے اور سرورِ عالَم ﷺ نے خاص طور پر یومِ عَرَفہ، عیدالاضحیٰ اور ایّامِ تشریق کے فضائل و مناقب بیان فرمائے ہیں۔

یہ ہماری لاپرواہی ہے کہ ہم اِن نہایت بابرکت دنوں کو بے ہودہ، بلکہ بہت مرتبہ گناہ والے کاموں میں گزار دیتے ہیں، حالانکہ ربِّ ذوالجلال نے آیتِ مبارکہ کے آخر میں خصوصی طور پر یہ حکم فرمایا کہ ”اِن اوقات میں (گناہ کر کے) اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو!“

اِن مقدّس ایّام کی زیادہ سے زیادہ رحمتیں سمیٹنے کے لیے آج قرآن و سنّت کی روشنی میں اِن دنوں کی فضیلتوں کا بھی ذکر ہوگا اور یہ بھی بیان کیا جائے گا کہ اِنھیں کن کاموں میں گزارنا چاہیے۔

ظاہر ہے کہ زندگی رہی تو یہ دن گزر ہی جائیں گے، مگر دینی تقاضوں کے مطابق گزرے تو شان دار بھی ہوں گے اور یادگار بھی۔

---

[1] تشریح ماخوذ از خزائن العرفان

یومِ عرفات... ذریعۂ برکات

یومِ عَرَفہ (09ذوالحجہ) کو حجاجِ کرام حج کا رکنِ اعظم: وُقوفِ عرفات ادا کرتے ہیں۔ اِس دن ربّ تعالیٰ کی رحمت خوب جوش پر ہوتی ہے، وہ بندوں کو مغفرت سے بھی نوازتا ہے اور دُعائیں بھی قبول فرماتا ہے۔ لطف یہ کہ اِنعام واکرام کا یہ سلسلہ فقط حاجیوں تک ہی محدود نہیں ہوتا، بلکہ اُن کی برکت سے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو نوازا جاتا ہے۔

شیطان کی ذلت: یومِ عرفہ کو رحمتِ الٰہی کی بارش یوں چھما چھم برستی ہے کہ شیطان ذلیل ورُسوا ہو جاتا ہے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ علیہما الرحمہ نے سرورِ عالَم ﷺ سے روایت کیا:

❖ مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيهِ أَصْغَرُ وَلَا أَدْحَرُ وَلَا أَحْقَرُ وَلَا أَغْيَظُ مِنْهُ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ... یعنی "عرفہ کے دن شیطان سب سے زیادہ ذلیل ورُسوا، دُھتکارا ہوا، حقیر اور غصے سے بھرا ہوتا ہے۔

❖ وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَا رَأَى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللهِ عَنِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ، إِلَّا مَا رَأَى يَوْمَ بَدْرٍ۔[1] یعنی اِس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ دیکھتا ہے (ہر خاص وعام پر) ربّ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے بڑے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے، البتہ بدر کے دن وہ اِس سے بھی زیادہ ذلیل ہوا تھا۔" (موطا امام مالک، حدیث:245۔ شعب الإیمان، حدیث:3775)

بہترین دُعا: سرکارِ دوجہاں ﷺ سے مروی ہے[2]:

○ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ۔[3] یعنی "بہترین دُعا یومِ عرفہ کی دعا ہے (اِس کا ثواب عظیم تر ہے اور یہ بہت جلد قبول ہوتی ہے)۔"

○ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ "میرا اور مجھ سے پہلے انبیا کا بہترین کلام یہ ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے حمد وثنا ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔" (جامع ترمذی، حدیث:3585)

ہمیں چاہیے کہ اِس دن کی قدر کرتے ہوئے اِس میں کثرت سے اپنے ربِّ کریم جَلَّ مَجْدُہٗ کی عبادت کریں اور اُس کے حضور خوب خوب دُعا واستغفار کریں۔

---

[1] قِيلَ: وَمَا رَأَى يَوْمَ بَدْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ۔

[2] عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مَرْفُوعًا...

[3] لِأَنَّهُ أَجْزَلُ إِثَابَةً وَأَعْجَلُ إِجَابَةً۔ (مرقاۃ المفاتیح، تحت الحدیث:2598)

عیدِ اضحیٰ... وسیلۂ رِضائے مولیٰ

عید کا دن شعائرِ اسلام میں سے ہے اور ربِّ کریم کی بارگاہ میں بہت عظمت والا ہے۔ اِس کی تعظیم کرنا اور اِسے اعمالِ خیر میں گزارنا مولیٰ تعالیٰ کی خوشنودی اور دونوں جہان کی بھلائیوں کا ذریعہ و وسیلہ ہے۔

عیدالأضحٰی کی عظمت: سیدنا عبد اللہ بن قُرط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ[1] عِنْدَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ۔[2] یعنی "قربانی کا دن اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عظمت و فضیلت والے دنوں میں سے ہے، پھر اُس کے بعد والا دن (زیادہ عظمت و فضیلت والا ہے)۔"

(سنن ابو داؤد، حدیث: 1765۔ المستدرک علی الصحیحین، حدیث: 7522، إسنادہ صحیح)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منوّرہ تشریف آوری سے پہلے اہلِ مدینہ دو دنوں (نَوروز اور مِہرگان) میں خوشی مناتے، کھیل کود کرتے اور دورِ جاہلیت کے رواج کے مطابق میلوں کا اہتمام کرتے۔ سیدِ عالم ﷺ نے پوچھا: مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ؟ "یہ دن کیا ہیں؟" اُنھوں نے کہا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ ہم دورِ جاہلیت میں اِن دنوں کے اندر کھیل کود کرتے تھے۔ جانِ عالَم ﷺ نے ارشاد فرمایا: إِنَّ اللهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا: يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ۔ "اللہ تعالیٰ نے اِن کے بدلے تمھیں دو بہترین دن عطا فرما دیے ہیں: عید الاضحیٰ کا دن اور عید الفطر کا دن۔" (سنن ابو داؤد، حدیث: 1134)

جو دن ربّ العزت کے حضور اتنا عظیم الشان ہو اُسے کھیل کود کا دن سمجھنا بڑی نالائقی ہے۔

عیدالاضحٰی کے اہم اُمور: عید الاضحیٰ کی فضیلت و بَرَکت کے پیشِ نظر اِس میں درج ذیل اُمور کا اہتمام کرنا چاہیے:[3]

1) کوئی شرعی عذر نہ ہو تو ہر مسلمان پر نماز ادا کرنا فرض ہے اور بالغ مَردوں پر جماعت کا اہتمام واجب ہے؛ لہٰذا قربانی کے بابرکت دن کا آغاز نمازِ فجر باجماعت سے کریں۔ صحیح العقیدہ باشرع امام دستیاب ہو تو اپنے محلے کی مسجد میں فجر ادا کرنا بہتر ہے۔

---

[1] بعض احادیثِ کریمہ میں یومِ عرفہ کو افضل فرمایا گیا، جب کہ دیگر میں عشرۂ رمضان کو سب سے زیادہ فضیلت والا فرمایا گیا؛ لہٰذا مراد ہے:

i. 10 ذوالحجہ قربانی کے دنوں میں افضل ہے یا حرمت والے مہینوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا ہے۔

ii. ایک جہت سے یہ افضل ہے اور دوسری جہت سے دیگر کی فضیلت زیادہ ہے۔

iii. یہ افضل دنوں میں سے ہے۔ (ملخص از مرقاۃ ولمعات و مرآۃ)

[2] يَوْمُ الْقَرِّ: بِفَتْحِ الْقَافِ مِنَ الْقَرَارِ، وَهُوَ الْغَدُ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ۔ سُمِّيَ بِهِ؛ لِأَنَّ النَّاسَ يَقِرُّوْنَ وَيَسْكُنُوْنَ فِيْهِ بِمِنًى بَعْدَمَا تَعِبُوْا فِيْ أَدَاءِ الْمَنَاسِكِ۔ (لمعات التنقیح، تحت الحدیث: 2643)

[3] ملاحظہ کیجیے: بہارِ شریعت، ج: 1 (ب)، ح: 4، ص: 779-781، مکتبۃ المدینہ

2) روزِ عید کو غسل اور مسواک کرنا، نیز خوشبو لگانا مستحب اُمور ہیں۔

3) عید کے دن اپنی طاقت کے مطابق اچھا لباس (خواہ نیا ہو یا دُھلا ہوا) پہننا چاہیے، یہ سرکارِ دوعالم ﷺ کی سنت ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَلْبَسُ يَوْمَ الْعِيْدِ بُرْدَةً حَمْرَاءَ۔ یعنی رسول اللہ ﷺ عید کے دن سُرخ دھاری دار چادر زیبِ تَن فرمایا کرتے تھے۔

(المعجم الأوسط، ج:7، ص:316، حدیث:7609، دار الحرمین۔ رجالہٗ ثقات: مجمع الزوائد، زیرِ حدیث:3208)

4) بہتر ہے کہ نمازِ عید سے پہلے کچھ نہ کھایا جائے اور کھانے کا آغاز قربانی کے گوشت سے ہو۔[1] سیدنا بُرَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ۔ یعنی رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن نماز کے لیے تشریف لے جانے سے پہلے کچھ (کھجوریں) تناوُل فرما لیتے تھے اور عید الاضحیٰ کو کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک نماز ادا نہ فرما لیتے۔ (جامع ترمذی، حدیث:542، حسن)

5) بہتر ہے کہ عید گاہ میں جلد پہنچیں، ممکن ہو تو پیدل جائیں اور سنت کے مطابق نگاہیں جھکائے رکھیں، پھر واپسی پر کسی دوسرے راستے سے واپس ہوں (تاکہ دونوں راستے نیکی کے گواہ ہو جائیں)۔ نبیِ مکرم ﷺ واپسی پر راستہ تبدیل فرماتے تھے۔[2]

6) عید کے دن خوشی ظاہر کرنا اور مسلمانوں کو مبارک باد دینا بھی کارِ ثواب ہے۔

"مبارَک باد" برکت کی دُعا ہے۔ اِس کے مختلف الفاظ ہیں، ہمارے ہاں زیادہ تر "عید مبارَک" کہا جاتا ہے، یہ بھی عمدہ لفظ ہے، تاہم صحابۂ کرام علیہم الرضوان عید کے موقع پر کہا کرتے تھے: تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ۔[3] یعنی اللہ تعالیٰ ہمارے اعمالِ صالحہ بھی قبول فرمائے اور آپ کے نیک کاموں کو بھی شرفِ قبولیت سے نوازے!

اِن کلمات میں دُعا بھی ہے اور یہ تربیت بھی کہ اصل عید اُسی کی ہے جس کے اعمالِ خیر کو ربِّ کریم نے قبول فرما لیا۔

7) یکم ذوالحجہ سے قربانی کرنے تک حجامت وغیرہ سے اجتناب کرنا، پھر قربانی کے بعد حجامت بنوانا اور ناخن تراشنا مستحب ہے۔[4]

8) عید کے بابرکت دن میں اپنی طاقت کے مطابق زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنا چاہیے۔

9) نمازِ عید کے لیے جاتے ہوئے، بلکہ پورا دن کثرت سے تکبیراتِ تشریق پڑھنی چاہییں۔

---

[1] وروى البيهقيُّ بإسنادٍ ضعيفٍ عن سيدنا بُريدة: وَكَانَ إِذَا رَجَعَ أَكَلَ مِنْ كَبِدِ أُضْحِيَّتِهِ۔ (السنن الكبرٰى، رقم الحديث: 6161)

[2] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِي طَرِيْقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ۔ (جامع الترمذی، رقم:541)

[3] كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذَا الْتَقَوْا يَوْمَ الْعِيْدِ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ۔ (فتح الباری لابن حجر: 446/2)

[4] عن سيدتنا أُمّ سلَمة مرفوعًا: مَنْ كَانَ لَهٗ ذِبْحٌ يَّذْبَحُهٗ، فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهٖ شَيْئًا، حَتّٰى يُضَحِّيَ۔ (الجامع الصحيح للإمام مسلم، رقم الحديث: 1977)

ایّامِ تشریق میں خیر کی تشویق

عید الاضحیٰ کی عظمت ذہن نشین کرنے کے بعد یہ بھی جان لیجیے کہ عید کے بعد والے تین دن.. جنھیں ایّامِ تشریق کہا جاتا ہے.. وہ بھی ربِّ کریم کی بارگاہ میں بہت مقبول و محبوب دن ہیں۔

باری تعالیٰ نے فرمایا: وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْۤ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ... "گنے چُنے دنوں میں اللہ تعالیٰ کو (خوب) یاد کرو۔" [البقرۃ2:203]

مفسرینِ کرام نے لکھا: جن دنوں میں ربّ تعالیٰ کو خوب یاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے اُن سے مراد ایّامِ تشریق ہیں۔[1]

کھانے، پینے کے دن: ویسے تو انسان ہر روز، پورے ہفتے، مہینے اور سال میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں کھاتا، پیتا ہے... مگر ایّامِ تشریق میں کھانے، پینے کا لُطف جُدا ہے؛ کیونکہ اِن دنوں کے بارے میں سیدِ عالم ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ کھانے، پینے کے دن ہیں؛ اِسی لیے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے ساتھ ساتھ 11 سے 13 ذوالحجہ تک... پانچ دنوں میں روزہ رکھنا گناہ ہے۔

ابو طَرِیف سیدنا نُبَیْشَۃُ الْخَیْر ہُذَلِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرٍ لِلّٰهِ۔ "ایامِ تشریق کھانے، پینے اور ذکرِ الٰہی کے دن ہیں۔" (صحیح مسلم، حدیث:1141۔ سنن ابو داوٗد، حدیث:2813)

یعنی چار دنوں (10 سے 13 ذوالحجہ) میں بندے ربّ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں، اِن دنوں میں روزہ رکھنا گویا ربّ تعالیٰ کی دعوت سے انکار کرنا ہے؛ لہٰذا اِن دنوں میں خوب کھاؤ... خوب پیو... اور خوب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ (مرآۃ المناجیح، بتغییر یسیر)

کھانے پینے میں اعتدال: عید ہو یا کوئی اور موقع... ہمیشہ کھانے، پینے میں اعتدال و میانہ روی کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے: وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۔ "اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو! بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو پسند نہیں۔" [الاعراف7:31] ربِّ کریم نے "حد سے نہ بڑھو" فرما کر شریعت کی خلاف ورزی کرنے سے منع فرمادیا۔

بزرگوں نے لکھا کہ کھانے پینے میں اِسراف (حد سے بڑھنے) کی کئی صورتیں ہیں:

⇐ حد یہ ہے کہ صرف حلال طریقے سے کمایا جائے اور حلال ہی کو کھایا جائے، اگر انسان حلال کی پرواہ نہ کرے تو یہ حد سے تجاوُز ہے۔

⇐ سنت یہ ہے کہ ابھی کچھ بھوک باقی ہو تو کھانا چھوڑ دیا جائے، تاہم اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کا کوئی کام کرنے کے لیے طاقت حاصل کرنے کی نیت سے پیٹ بھر کر کھانا کھایا جائے تو اچھا ہے... زیادہ سے زیادہ کھانے کی حد یہ ہے کہ اتنا کھائے جس سے طبیعت خراب نہ ہو... اِس قدر کھانا کہ پیٹ خراب ہونے کا گمان ہو، یہ حد سے تجاوُز ہے اور حرام ہے۔ (بہارِ شریعت، ج:3، ح:16، ص:374، ملخصًا)

⇐ حد یہ ہے کہ انسان وہ چیز کھائے جو اُس کے لیے فائدہ مند ہے، نقصان دہ چیز کھانا حد سے تجاوُز ہے۔

---

[1] وَالْأَيَّامُ الْمَعْدُوْدَاتُ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ۔ (صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل فی أیّام التشریق)

ذکرِ الٰہی: عید کے دنوں میں ظاہری نعمتوں کی کثرت کے ساتھ ساتھ باطنی وروحانی انعامات میں بھی اِضافہ ہو جاتا ہے... اِحسانات واِنعامات کا تقاضا ہے کہ انسان نعمتیں عطا فرمانے والے اپنے ربّ کا شکر ادا کرتے ہوئے اُسے یاد کرے۔ چنانچہ حدیثِ مبارک میں تربیت فرمائی گئی ہے کہ ایامِ تشریق ذکرِ الٰہی کے دن ہیں۔

ذکرِ الٰہی کی مختلف صورتیں: ایامِ تشریق میں عمومی طور پر بھی زیادہ سے زیادہ ربّ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے، کثرت سے قرآنِ مجید کی تلاوت کرنی چاہیے اور دُرودِ پاک پڑھنا چاہیے، اِس کے ساتھ ساتھ خصوصی ذکر کی بھی مختلف صورتیں ہیں:

⇐ اِن دنوں میں نمازِ پنج گانہ باجماعت کے بعد بلند آواز سے تکبیراتِ تشریق پڑھنا واجب ہے۔[1]

⇐ اِن دنوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بے شمار جانور ذبح کیے جاتے ہیں اور اُنھیں قربان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

⇐ یہ کھانے، پینے کے دن ہیں اور کھانے یا پینے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنا... نیز آخر میں اللہ کی حمد کرنا سنت ہے۔

⇐ اِن دنوں میں حاجی شیطان کو کنکریاں مارتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔

(لَطَائِفُ الْمَعَارِفِ فِيمَا لِمَوَاسِمِ الْعَامِّ مِنَ الْوَظَائِفِ لابن رجب، وظائف شهر ذي الحجّة، المجلس الثالث في أيّام التشريق، ص:504)

کثرتِ دُعا: دُعا بندے اور ربّ تعالیٰ کے درمیان ایک ایسا تعلق ہے جو کسی بھی وقت، جگہ اور ضابطے کا پابند نہیں ہے۔ بندہ کہیں بھی... کبھی بھی... کسی بھی بولی میں... حتّٰی کہ جو بولنے کی قوّت سے محروم ہے، وہ بھی اپنے رب سے براہِ راست دُعاء والتجا کر سکتا ہے اور باری تعالیٰ کی کرم نوازی ہے کہ اُس سے جتنی زیادہ دُعائیں کریں وہ اُتنا ہی زیادہ راضی ہوتا ہے۔

ایّامِ تشریق کا ایک خاص عمل یہ بھی ہے کہ اِن میں ربّ تعالیٰ کے حضور کثرت سے دُعائیں مانگی جائیں۔ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ایّامِ معدودات (ایامِ تشریق) میں دُعا ردّ نہیں کی جاتی۔[2]

سیدنا عِکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایامِ تشریق میں خصوصی طور پر یہ دُعا مانگنے کا شوق دلاتے تھے: رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ [البقرۃ2:201] "اے ہمارے رب! ہمیں دُنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے!" (الدُّرُّ المنثور في التفسير بالمأثور للسيوطي، تحت الآية)

---

[1] 9 ذوالحجہ (جمعۃ المبارک، 06 جون 2025ء) کی نمازِ فجر سے 13 ذوالحجہ (منگل، 10 جون) کی نمازِ عصر تک شہر میں جماعتِ مستحبّہ کے ساتھ فرض نماز پڑھنے والے مَرد پر سلام پھیرتے ہی ایک بار بلند آواز سے تکبیرِ تشریق پڑھنا واجب ہے اور تین بار پڑھنا افضل ہے۔

[2] رُوِي عن أبي موسى الأشعريّ أنّه قال في خطبته يوم النحر: هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ، وَهٰذِهِ الْأَيَّامُ الْمَعْلُوْمَاتُ التِّسْعَةُ الَّتِي ذَكَرَ اللهُ فِي الْقُرْآنِ لَا يُرَدُّ فِيْهِنَّ الدُّعَاءُ، هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ وَمَا بَعْدَهُ مِنَ الثَّلَاثَةِ اللَّائِي ذَكَرَ اللهُ: الْأَيَّامُ الْمَعْدُوْدَاتُ لَا يُرَدُّ فِيْهِنَّ الدُّعَاءُ، وَهٰؤُلَاءِ جَعَلُوْا ذِكْرَ اللهِ فِيْهَا هُوَ ذِكْرُهُ عَلَى الذَّبَائِحِ۔ (فتح الباري شرح صحيح البخاري لابن رجب، باب فضل العمل في أيّام التشريق)

قربانی... سنّتِ خلیلِ ربّانی

بارگاہِ الٰہی میں روزِ عید کا سب سے پیارا عمل قربانی ہے۔ یہ سنّتِ خلیلِ ربّانی ہے جو ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر واجب ہے اور یہ حکم صحیح طریقے سے پورا کرنے کے لیے اِس سے متعلق شرعی احکام سیکھنا لازم ہے۔ قربانی کے کچھ مسائل کا ذکر گزشتہ خطبۂ جمعہ میں ہوا تھا، ایک بات کا اعادہ کرنے کے بعد مزید کچھ اہم مسائل بیان کیے جائیں گے:

☆ قربانی کس پر واجب ہے؟ وہ سمجھ دار بالغ مسلمان جو شرعی مسافر نہ ہو اور بنیادی ضروریاتِ زندگی و قرض کے علاوہ 52.5 تولے (612.36 گرام) چاندی یا اِس کی قیمت کے برابر نقدی یا دیگر سامان کا مالک ہو اُس پر قربانی واجب ہے۔[1]

☆ جانور کی عمر کیا ہو؟ شریعتِ مطہرہ نے قربانی کے جانوروں کی عمریں متعیّن فرمائی ہیں: اُونٹ سے متعلق ضروری ہے کہ اُس کی عمر کم از کم پانچ سال ہو... گائے / بھینس[2] میں کم از کم دو سال کی شرط ہے... جب کہ بکری / بھیڑ / دنبہ کی عمر ایک سال ہونا ضروری ہے، تاہم دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ دیکھنے میں ایک سال کا معلوم ہوتا ہو تو اُس کی قربانی جائز ہے۔[3]

جانور بیچنے والے عمر کے بارے میں بعض اوقات جھوٹ بھی بول دیتے ہیں؛ لہٰذا عمر پوری ہونے کی تسلّی کر لینی چاہیے۔

☆ ایک جانور کتنے افراد کی طرف سے؟ بکرے کی قربانی صرف ایک ہی شخص کی طرف سے ہو سکتی ہے، کئی افراد کو شریک کیا تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہو گی، جب کہ گائے یا اُونٹ میں زیادہ سے زیادہ سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔

شراکت سے متعلق مسائل:

☆ شراکت کے لیے ضروری ہے کہ شرکا میں سے ہر ایک کسی عبادت (قربانی، منت، عقیقہ یا ایصالِ ثواب وغیرہ) کی نیت کرے۔ اگر کسی ایک شریک نے بھی عبادت کی نیت نہ کی یا اُن میں سے کوئی ایسا ہے جس کی نیت شریعت میں قابل قبول نہیں... جیسے کافر اور بدمذہب... تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہو گی۔

☆ جس شخص کا مال ثواب کی نیت سے خرچ کرنے کے قابل نہ ہو (اُس کا تمام مال حرام ذرائع سے حاصل ہوا ہو) اُس کے ساتھ شراکت جائز نہیں۔ (وقار الفتاوٰی، ج:2، ص:475)

---

[1] 05 جون 2025ء کو لاہور کے صرافہ بازار میں چاندی کا ریٹ 3400 روپے فی تولہ تھا، اِس حساب سے نصاب تقریباً 178,000 ہزار روپے ہے۔

[2] اہلِ لغت اور فقہا نے تصریح کی ہے کہ جاموس (بھینس) بھی بقر (گائے) کی قسم ہے؛ لہٰذا اس کی قربانی جائز ہے۔ مزید تفصیل کے لیے شیخ الحدیث والتفسیر مفتی فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ کی تالیف "بھینس کی قربانی" ملاحظہ فرمائیں۔ https://archive.org/details/BhensKiQurbani_MuftiFaizAhmadOwaisi

[3] شرعی طور پر جانور کی عمر پوری ہونا ضروری ہے، دانت نکالنا ضروری نہیں۔ عمر یقینی طور پر پوری ہو، لیکن دانت نہ نکلے ہوں تو بھی قربانی جائز ہے۔

☆ شراکت میں یہ بھی ضروری ہے کہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، مثلاً: جانور کی قیمت 210,000 ہو تو ہر شریک پر کم از کم 30,000 روپے دینا لازم ہے۔ ساتویں حصے سے زیادہ ہو... مثلاً چھ آدمیوں نے گائے کی قربانی کی... تو کوئی حرج نہیں۔

☆ اجتماعی قربانی کا اہتمام کرنے والے کئی ادارے شرعی تقاضوں کو پورا نہیں کرتے؛ لہٰذا صحیح العقیدہ افراد کے قابلِ اعتماد ادارے کا انتخاب بے حد ضروری ہے۔

جانور کی عمدگی: مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور بیش قیمت، فربہ (Fatty)، عمدہ گوشت والا ہو اور اُس میں کوئی عیب نہ ہو، یعنی اُس کے کان، آنکھیں، ہاتھ، پاؤں بالکل درست ہوں، تاہم معمولی عیب معاف ہے۔[1] (فتاوٰی رضویہ، ج:20، ص:458)

سرورِ عالم ﷺ سے مروی ہے: إِنَّ أَفْضَلَ الضَّحَايَا أَغْلَاهَا وَأَسْمَنُهَا۔ "افضل قربانی وہ ہے جو بیش قیمت، فربہ ہو۔"

(المستدرک علی الصحیحین، حدیث: 7561۔ مسند احمد، حدیث: 15494)

جانور سے نفع اُٹھانا: ذَبح سے پہلے قربانی کے جانور سے کوئی نفع حاصل کرنا، مثلاً بال اپنے لیے کاٹ لینا یا اُس کا دودھ دوہنا یا اُون کاٹ لینا منع ہے۔ اگر اُون کاٹی یا دودھ دوہا تو اُسے صدقہ کرنا لازم ہے۔

یہ بات بھی نہایت اہم ہے کہ قربانی کا جانور قابلِ تعظیم ہے، اُس پر سوار ہونا یا کوئی چیز لادنا منع ہے۔

قربانی سے متعلق مزید کچھ اہم اُمور ان شاء اللہ تعالٰی عید الأضحٰی کے خطبہ میں ذکر کیے جائیں گے۔

حرفِ آخر: ایامِ ذوالحجہ... انعامِ ربِّ کعبہ

خالقِ کائنات جلّ جلالہٗ نے ماہِ ذوالحجہ، خصوصاً اِس کے پانچ ایّام: یومِ عَرَفہ، روزِ عید اور ایّامِ تشریق (11 تا 13) کو عظمت و فضیلت سے نواز کر ہمارے لیے رحمت و برکت کا ذریعہ بنایا ہے۔ یہ بے ہودہ کاموں کے نہیں، بلکہ خالقِ کائنات کو منانے کے دن ہیں۔ قرآنِ مجید نے اِن دنوں میں نافرمانی کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اِن مبارک ایّام میں ذکرِ اِلٰہی، تلاوتِ قرآنِ حکیم، دُرود و دُعا اور دیگر اعمالِ خیر کی کثرت کرنی چاہیے۔

مجلسِ علماءِ نظامیہ کی فرمائش پر شاعرِ نظامیہ مولانا محمد ثاقب افضل رضوی نے خوب کہا:

رب کی عنایت سے سجے، ایّام ہیں ذوالحجہ کے
آقا کی نسبت سے ملے، ایّام ہیں ذوالحجہ کے

---

[1] کون سا عیب معاف ہے اور کون سا نہیں؟ اِس حوالے سے قربانی کے موضوع پر کتب، مثلاً بہارِ شریعت، حصہ: 15 ملاحظہ فرمائیں۔

اِس ماہ کی نو فجر سے، پھر تیرہویں کی عصر تک
تکبیریں کہنے کے لیے، ایّام ہیں ذوالحجہ کے

قربانی کی عید اِن میں ہو، مومن کے کھانے پینے کو
رب نے ضیافت میں دیے، ایّام ہیں ذوالحجہ کے

ہم کھائیں جس کی نعمتیں، حمد اُس کی کثرت سے کریں
تکبیر اور تہلیل کے، ایّام ہیں ذوالحجہ کے

نو کو کریں جو التجا، بن جائے وہ خیر الدعا
نورِ اِجابت سے بھرے ایّام ہیں ذوالحجہ کے

اچھے عمل اِس ماہ کے، رحمٰن کو محبوب ہیں
اللہ کو پیارے بڑے، ایّام ہیں ذوالحجہ کے

جتنے ہیں یہ دن قیمتی، اُتنا ادب بھی لازمی
بندہ برائی سے بچے، ایّام ہیں ذوالحجہ کے

حج کے مناسک ہوں ادا، لبیک کی دلکش صدا
"حاضر ہوں میں" حاجی کہے، ایّام ہیں ذوالحجہ کے

کرتے رہو مل کر دُعا، حج کی سعادت دے خدا
ثاقب بھی طیبہ کو چلے، ایّام ہیں ذوالحجہ کے

شرعی مسئلہ: وہ سمجھ دار بالغ مسلمان جو شرعی مسافر نہ ہو اور بنیادی ضروریاتِ زندگی و قرض کے علاوہ 52.5 تولے (612.36 گرام) چاندی یا اِس کی قیمت کے برابر نقدی یا دیگر سامان کا مالک ہو اُس پر قربانی واجب ہے۔[1]

مَرد و عورت میں سے جو بھی اِن شرائط پر پورا اُترے اُس پر قربانی واجب ہے۔

---

[1] 05 جون 2025ء کو لاہور کے صرافہ بازار میں چاندی کا ریٹ 3400 روپے فی تولہ تھا، اِس حساب سے نصاب تقریباً 178,000 ہزار روپے ہے۔

اللہ تعالیٰ ایّامِ ذوالحجہ کی حُرمت و تعظیم کی برکت سے ہماری بخشش و مغفرت فرمائے اور ہمیں اِن مبارک و پُر سعادت دنوں کی قدر کرتے ہوئے اِن میں کثرت سے دُعاؤں، اَذکار اور اعمالِ صالحہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے!

ربِّ کریم قربانی کرنے والوں کو دولتِ اخلاص عطا فرمائے اور اُن کی اِس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے! جو اِس سعادت سے محروم ہیں مالکِ کریم اُن کے راستے میں حائل رکاوٹیں دُور فرمائے!

خالقِ کائنات غزّہ کے مظلوموں کی مدد فرمائے اور اُمّت کو دینی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عملی طور پر فلسطینی مسلمانوں کا دست و بازو بننے کی توفیق سے نوازے!

ربِّ کریم پاکستان سے دہشت گردی اور فتنہ و فساد کا مکمل خاتمہ فرمائے! خالقِ لم یزل وطن عزیز کے جملہ اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ بنائے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم ﷺ!